مبوب بطرز جدید

کامل

فتاوی عزیزی

حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی

حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز
محدث دہلوی علم دین کے مستند عالم
تھے ۔ آپکے [illegible] اور علمی
[illegible] میں ملت
اسلامیہ کیلئے شمع ہدایت کا
کام دیتے رہیں گے یہ مجموعہ
فتاوی علمی نچوڑ اور دینی
معلومات کا [illegible] سرمایہ ہے ۔

ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ الخ

مبوب بطرز جدید

فتاویٰ عزیزی کامل

حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رح

۱۴۶

باہتمام

حاجی محمد زکی عفی عنہ برائے دار الافتاء

ناشر

ایچ ایم سعید کمپنی
ادب منزل پاکستان چوک کراچی

نام کتاب — فتاوٰی عزیزی

جلد —

ناشر — ایچ ایم سعید کمپنی کراچی

ضخامت — ۶۳۲ صفحات

کتابت — حافظ گلزار احمد

تعداد — ایک ہزار

پریس — ایجوکیشنل پریس کراچی

سن طبع — سنہ ۱۳۸۷ھ

طبع جدید — ۱۴۰۸ھ

ملنے کا پتہ

ایچ ایم سعید کمپنی

ادب منزل پاکستان چوک کراچی

عرضِ مُرتب

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم والعاقبۃ للمتقین۔

اما بعد - فتاویٰ عزیزی مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحؒ کے مختلف مضامین اور فتاوی کا بیش بہا علمی مجموعہ ہے جو ہر زمانہ میں یکساں مفید ہے۔ اہلِ سنّت والجماعت کے ہر طبقہ کے علما اس کی اہمیت سے اچھی طرح واقف ہیں اور اس سے بھی واقف ہیں کہ علمی و مذہبی دنیا میں حضرت شاہ صاحبؒ کا مقام کیا ہے اور آپ کی دینی و علمی خدمات نے مسلمانانِ ہند کو کیا فائدہ پہنچایا ہے۔ اسی اہمیت کی بنا پر عالیجناب حاجی محمد سعید صاحب مالک مطبع مجیدی کانپور نے تالیف فتاویٰ عزیزی فارسی کا اُردو ترجمہ کروایا تھا۔ ترجمہ کرنے کی خدمت جناب مولوی عبدالواجد صاحب نوی غازی پوری مؤلف تحفۃ الاتقیاء فی فضائل انبیاء نے انجام دی ۲۱ ر ذیقعدہ ۱۳۲۲ھ میں پہلی جلد کا ترجمہ مکمل ہوا۔ اور یکم محرم ۱۳۲۳ھ کو جلد دوم کے ترجمے کی تکمیل ہوئی۔ ان ہر دو ترجموں کو سرورِ عزیزی المعروف ترجمہ فتاویٰ عزیزی کے نام سے محترم جناب حاجی محمد شفیع صاحب ابن عالیجناب حاجی محمد سعید صاحب مالک مطبع مجیدی کانپور نے دو جلدوں میں شائع کیا تھا۔

تالیفِ فتاویٰ عزیزی جو دو جلدوں پر مشتمل تھی، ایک مخلوط مجموعہ ہے۔ جس میں فقہ، عقائد، تصوف اور کلام کے مضامین شامل ہیں۔ حضرت شاہ صاحبؒ کی یہ علمی اور دینی خدمت طالبانِ علم و دین و متلاشیانِ حق کیلئے افادیت کا بہترین سرچشمہ و ماخذ ہے۔ اب اسے ازسرِ نو ابواب و عنوانات کے تحت تقسیم کرنے کے علاوہ آسان اور عام فہم بنانے کی بھی کوشش کی ہے۔ مختلف مضامین کو معنوی اعتبار سے حسب ضرورت پیراگراف میں تقسیم کیا گیا ہے اور مضمون در مضمون کی وجہ سے پڑھنے والے کو اصل مفہومِ مضمون حاصل کرنے میں جو دشواری و الجھن پیدا ہو جاتی ہے اسے دور کرنے کی سعی کی گئی ہے۔ چنانچہ مسلسل اور طویل مضامین کو پیراگراف کی صورت دے کر سہل الحصول بنایا گیا ہے۔

سرورِ عزیزی المعروف اُردو ترجمہ فتاویٰ عزیزی کی۔ دونوں جلدوں کے مضامین کو ایک جا کر کے انکو ابواب و عنوانات کے تحت لگایا ہے۔ مغلق عبارتوں کو آسان کر دیا گیا ہے۔ اور ترجمہ کو دورِ حاضرہ کے مطابق بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ ترجمہ کے اکثر الفاظ و جملوں کو اکثر مقامات پر اس طرح تبدیل کر دیا گیا ہے کہ مترجم اور حضرت شاہ صاحبؒ کے اظہارِ مقصد میں کسی قسم کا فرق نہ آنے پائے اور زبان سلیس اور عام فہم ہو جائے۔ ابواب حسبِ ذیل قائم کئے گئے ہیں۔

بابُ التفسیر و التشریح۔ بابُ العقائد۔ بابُ التصوف۔ بابُ الخلافت۔ بابُ الفقہ۔

پر مقدم ہے اور سورہ مائدہ اور انعام اور نحل میں لفظ بہ کا لغیر اللہ سے موخر ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ اصل یہ
با متصل فعل کے ذکر کیجائے۔ دیگر متعلقات پر مقدم ہے اس واسطے کہ با اس مقام میں واسطے تعدیہ فعل کے ہے مانند
ہمزہ و تضعیف کے یعنی فعل لازم با کے ذریعے سے متعدی ہوسکتا ہے۔ جیسا کہ یہ بھی متعدی بنانے کا طریقہ ہے کہ فعل لازم
کے مصدر کے شروع میں ہمزہ لے آئیں۔ یعنی وہ فعل باب افعال سے ذکر کریں یا فعل لازم میں تضعیف کریں۔ یعنی عین کلمہ مشدد
کر کے باب تفعیل سے وہ فعل ذکر کریں۔ تو جب منظور ہو کہ فعل لازم با کے ذریعے سے متعدی بنایا جائے تو چاہیئے کہ متصل
با متصل فعل کے مذکور ہو۔ اور یہ آیت اس مقام میں یعنی سورۂ بقرہ میں اول مرتبہ مذکور ہوئی ہے۔ تو اس مقام میں با اپنی اسی
اصل کے مطابق متصل فعل کے مستعمل ہوئی ہے اور دوسری صورتوں میں کہ محل انکار و مقام سرزنش ہے ذبح بقصد
غیر اللہ با پر مقدم مذکور ہوا ہے اور اسی وجہ سے باقی صورتوں میں جملہ فلا اثم علیہ کو موقوف رکھا۔ اس واسطے کہ یہ جملہ
شروع قرآن میں معلوم ہو چکا ہے اور یہ چار چیز جو اس آیت میں مذکور ہوئی ہے یعنی:-

مردار خون گوشت خوک اور وہ جانور جو غیر خدا کا قرار دیکر ذبح کریں۔

یہ چار چیزیں اس جنس سے ہیں جو ہر فرقہ پر ہر حال میں حرام ہیں اور اس جنس سے نہیں جو کسی پر حرام ہو اور کسی
پر حلال ہو۔ مانند مال زکوٰۃ اور صدقات کے کہ غنی پر اس کا لینا حرام ہے اور فقیر کے لئے حلال ہے اور یہ چار چیزیں اس
جنس سے بھی نہیں جو کسی حال میں حرام ہو اور کسی حال میں حلال ہو، مانند دوائے گرم سمی مضر کے کہ محرور مزاج کے لئے حرام
ہے۔ اور اسی کے مزاج میں جب برودت آجائے تو اس کے لئے یہ دوا حلال ہو جائے گی۔ البتہ بحالت اضطرار ان
چیزوں کا کھانا باوجود حرمت کے معاف ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ فمن اضطر الخ

سوال : جس مچھلی کو کافر نے پکڑا ہو اس کے کھانے کے بارے میں کیا حکم ہے۔ (از سوالات
مولوی محمد جمیل علیہ)

جواب : حلال ہے چنانچہ کتب فقہ میں مذکور ہے:-

لاباس باکل السمک الذی یصیدہ المجوسی

یعنی وہ مچھلی کھانے میں مضائقہ نہیں جس کو مجوسی نے شکار کیا ہے اور حاصل یہ ہے کہ مچھلی کے پکڑنے کے
بارے میں وہ حکم نہیں جو ذبح کے بارے میں ہے تاکہ اس مچھلی کے بارے میں گمان کیا جائے کہ وہ کافر کا ذبیحہ ہے۔

سوال : جو مچھلی کہ دریا میں خود بخود مر جائے۔ امام مالک اور امام شافعی علیہما الرحمۃ کے نزدیک حلال
ہے اور امام اعظم علیہ الرحمۃ کے نزدیک حلال نہیں۔ مگر حنفیہ کے مذہب میں بھی ایک قول یہ ہے کہ سب حلال ہے اور
اس مسئلہ کی تفصیل یہ ہے کہ اگر مچھلی کو کوئی صدمہ نہ پہنچے اور خود بخود مر جائے اور مر کر پانی کے اوپر آجائے تو اس کو طافی کہتے
ہیں تو امام شافعی اور امام مالک علیہما الرحمۃ کے نزدیک اس طرح کی مری ہوئی مچھلی کھانا درست اور حلال ہے اور اگر مچھلی
کو دریا کی موج باہر ڈالدے یا دریا کا پانی خشک ہو جائے اور خشکی کے سبب سے مچھلی مر جائے تو یہ دونوں قسم
کی مچھلی علماء کرام کے نزدیک حلال ہے اور ایسا ہی جو مچھلی شکار کرنے سے مر جائے تو وہ بھی چاروں مذہب میں حلال

ہے اور تیسری قسم کی وہ مچھلی ہے کہ کسی آفت کی وجہ سے مر جائے۔ مثلاً برف گرے یا جاڑے کے موسم میں بہت
سردی پڑے اور اس سردی کی وجہ سے مچھلی مر جائے یا گرمی کے دن میں سخت گرمی پڑے اس گرمی کی وجہ سے مچھلی
مر جائے تو اس قسم کی مچھلی علماء حنفیہ میں سے امام محمد علیہ الرحمۃ کے نزدیک حلال ہے اور اسی پر فتویٰ ہے۔

مسائل نکاح

سوال : اگر نکاح کرنے والا اہل سنت والجماعت سے ہو اور منکوحہ کا مذہب امامیہ ہو تو ایسے
مرد اور عورت میں مذہب اہل سنت والجماعت کے موافق نکاح جائز ہے یا نہیں؟

جواب : مرد سنی اور عورت شیعہ میں نکاح کا حکم اس پر موقوف ہے کہ شیعہ کافر ہیں یا نہیں۔ مذہب
حنفی میں اس پر فتویٰ ہے کہ فرقہ شیعہ کے بارے میں مرتد کا حکم ہے۔ ایسا ہی فتاویٰ عالمگیری میں لکھا ہے تو اہل سنت
والجماعت کے لئے یہ درست نہیں کہ شیعہ عورت سے نکاح کریں۔
اور مذہب شافعی میں دو قول ہیں۔ ایک قول کی بناء پر شیعہ کافر ہیں۔ اور دوسرا قول یہ ہے کہ یہ لوگ فاسق ہیں
ایسا ہی صواعق محرقہ میں مذکور ہے لیکن قطع نظر اس سے اس فرقہ کے ساتھ نکاح کرنے میں طرح طرح کا بہت فساد ہوتا
ہے مثلاً بد مذہب ہونا اہل خانہ اور اولاد کا۔ اور ایک ساتھ بسر کرنے وغیرہ میں باہمی اتفاق نہ ہونا تو اس سے پرہیز کرنا
واجب ہے۔ واللہ اعلم

سوال : خنثیٰ مشکل کے بارے میں کیا حکم ہے اس کا نکاح جائز ہے یا نہیں؟

جواب : خنثیٰ مشکل کی دونوں شہوتیں برابر نہیں ہوتیں۔ بلکہ کوئی ایک شہوت زیادہ ہوتی ہے اور دوسری
شہوت کم ہوتی ہے اگر فرج کی شہوت زیادہ ہو تو چاہیئے کہ وہ کسی مرد کے ساتھ نکاح کرے اگر ذکر کی شہوت زیادہ ہو تو چاہیئے
کہ وہ کسی عورت کے ساتھ نکاح کرے اور ہر حال میں دوسری شہوت کے بارے میں حکم ہے کہ اس پر صبر لازم ہے۔
(از سوالات عشرہ شاہ بخارا)

سوال : دختر صغیرہ کا نکاح کر کے اس کے شوہر کو دینا ماں باپ کے لئے جائز ہے یا نہیں؟

جواب : یہ مسئلہ کلام اللہ کی چند آیات سے ثابت ہوتا ہے ان میں سے ایک آیت یہ ہے۔
وَانْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ۔ ترجمہ: یعنی اور نکاح
کر دو بیوہ کا جو تم لوگوں میں ہو اور نکاح کر دو اپنے نیک غلام اور لونڈیوں کا۔
اور یہ مسئلہ اس آیت سے اس طرح نکلتا ہے کہ لفظ ایامیٰ جمع ہے لفظ ایم کی اور ایم لغت میں عام طور پر صغیر